

## کتاب نما

میرا سفر حج، سید سبحان اللہ عظیم گورکھ پوری۔ ناشر: ادارہ یادگار غالب، پوسٹ بکس ۲۲۶۸۔ ناظم آباد کراچی ۷۶۰۰۴۔ صفحات: ۹۶۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

گورکھ پور کے ایک متمول شخص سید سبحان اللہ کا زیر نظر سفر نامہ ان کے ۱۹۰۳ء کے سفر حج کی روداد پر مشتمل ہے، جو ”تجربات اور مشاہدات اور سفر نامہ نگار کی دل سوزی و درد مندی سے عبارت ہے۔ مصنف اس بات پر بہت آزرده تھے کہ اس مقدس سرزمین کے بعض معاملات و حالات ناگفتہ بہ ہیں۔“ (ص ۴)

سفر نامے کا آغاز حمد یہ ہے۔ گورکھ پور سے ممبئی تک کا سفر ریل اور بیل گاڑیوں پر ہوا۔ بحری جہاز میں سوار ہونے کے لیے بھی سمندر میں ۱۲ میل کشتیوں پر سفر کیا۔ پھر جہاز میں سوار ہونے کے مراحل بھی سخت تکلیف دہ تھے۔ ”جہاز کے کپتان کا جو برتاؤ میرے ساتھ ہوا یقیناً دل خراش تھا۔“ جدہ میں جہاز سے اتر کر قرظینہ کے لیے بھاپ گھر میں رکنا پڑا، جدہ سے مکہ تک دو روز کا سفر اونٹوں پر، فی اونٹ ۳۵ روپے، غرض ہندوستانوں کے لیے مہینوں کا سفر حج بہت خطرناک اور مشقت بھرا ہوتا تھا۔ اس زمانے میں عرب قبائلی، حاجیوں کو لوٹ لیتے تھے، اس لیے مولوی سبحان اللہ مدینہ منورہ نہ جاسکے۔ لکھتے ہیں: جس زمانے میں عثمان پاشا یہاں کے والی تھے، پانچ اور پچھ اونٹوں کا قافلہ مدینہ منورہ بے کھٹکے چلا جاتا تھا۔ کوئی بال بیکا تک نہ کر سکتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سلطانی [غالباً وظیفہ] مقررہ وقت پر پورا پورا قبائل کو مل جاتا تھا..... راہ میں بھی تین تین کوس پر فوج [کی] چوکیاں..... ایک ایک گارڈ فوج رہتی ہے“ (ص ۷۶-۷۷)۔ عثمان پاشا رخصت ہوئے تو شریف مکہ حسین کی عمل داری میں پھر بد نظمی شروع ہو گئی۔ کیوں کہ شریف غریب بدوؤں کو کچھ نہیں دیتا تھا۔ اس لیے وہ لوٹ مار کرتے تھے۔ مجموعی طور پر نظم و نسق بہت خراب تھا۔